زبور نمبر ۲۷ پر غور

آج ہم زبور نمبر ۲۷ پر غور کریں گے۔

زبور نمبر ۲۷ — انگریزی میں اسے "Psalm of Trust" یعنی "اعتماد کا زبور" کہا جاتا ہے۔

یہ ایک اعتماد کا زبور ہے؛ یہ یقین کا زبور ہے۔ اس میں زبور نگار خدا پر اعتماد اور ایمان کا اظہار کرتا ہے۔

براہ کرم میرے ساتھ زبور نمبر ۲۷ کھولیں، جو ۱۴ آیات پر مشتمل ہے۔

زبور نمبر ۲۷ — اعتماد کا زبور۔

یہ یقین کا زبور ہے؛ یہ اعتماد کا نغمہ ہے۔

زبور کی ادبی ساخت اور تقسیم

اگر ہم اس زبور کی ادبی ساخت کو دیکھیں، تو بنیادی طور پر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

آیت ۱ سے آیت ۶ تک پہلا حصہ ہے، جس میں زبور نگار خدا پر اپنے اعتماد اور یقین کا اظہار کرتا ہے۔

زبور کا دوسرا حصہ آیت ۷ سے آیت ۱۴ تک ہے، جس میں زبور نگار خداوند کے سامنے فریاد پیش کرتا ہے۔

تو پہلے حصے میں اعتماد کا اظہار ہے،

اور دوسرے حصے میں فریاد کا اظہار ہے۔

اور یہ دونوں حصے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ آپس میں منسلک ہیں۔

یہ مانا جاتا ہے کہ یہ زبور جنگ کے وقت تخلیق کیا گیا تھا، خدا پر دشمنوں کے حملوں کے دوران اعتماد کے

اظہار کے طور پر، ساتھ ہی مدد کی دعا کے طور پر۔

کیونکہ اگر آپ آیت ۲ اور ۳ کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ دشمن کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

آیت ۳ میں وہ کہتا ہے، "اگرچہ میری ضد ایک فوج آمنے سامنے ہو—— "...

یہ آیات یہ تاثر دیتی ہیں کہ زبور نگار اور قوم اسرائیل اپنے دشمنوں اور مخالفین کے عسکری حملوں کے تحت ہیں۔ وہ جنگ کے خطرات میں پھنسے ہوئے ہیں، اور ایسی صورتحال میں وہ خداوند پر اپنا اعتماد ظاہر کرتے ہیں۔

پہلا حصہ: اعتماد کا اظہار (آیات ۱ تا ۶)

اب ہم پہلی آیت پر نظر ڈالیں گے—— ہم اب پہلے حصے پر غور کریں گے جو پہلے چھ آیات پر مشتمل ہے، اور بعد میں دوسرے حصے کی طرف بڑھیں گے۔

یہ لکھا ہے:

"خداوند میرا نور اور میری نجات ہے؛ مجھے کس کا خوف ہوگا؟"

یہاں لفظ "خداوند" سے مراد "YHWH" (یہوواہ) ہے۔

عبرانی زبان میں، یہوواہ کے نام کی عزت اور احترام کے لیے یہودی لوگوں نے اس کی جگہ "Adonai" کا لفظ استعمال کرنا شروع کیا۔

اردو میں Adonai کا ترجمہ "خداوند" ہے، انگریزی میں Lord، اور یونانی میں Kurios کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔

تو جب آپ عہد نامہ قدیم پڑھتے ہیں اور آپ کو "Lord God" کا فقرہ ملتا ہے، تو اس کا مطلب YHWH خدا ہے۔

یا جب آپ پڑھتے ہیں "خداوند میرا نور اور میری نجات ہے"، تو اس کا مطلب یہوواہ میرا نور اور میری نجات ہے۔

یہوواہ کے نام کا مطلب ہے:

"جو ہے۔"

تو وہ وہی ہے جو وہ ہے —— یعنی خداوند کی ذات میں ثبات، استقامت اور مضبوطی ہے۔

یہوواہ کا مکاشفہ اور ازلی وجود

کتاب خروج، باب ۳ میں،

جب یہوواہ خدا نے اسرائیل کے لوگوں کے سامنے اپنی ذات ظاہر کی، تو اس نے اعلان کیا،

"میں وہ ہوں جو میں ہوں۔"

وہ خود موجود ہے۔

آپ اور میں اس لیے موجود ہیں کیونکہ خدا نے ہمیں پیدا کیا اور قائم رکھا ہے۔

ہم خود موجود نہیں ہیں۔

کوئی اور ہے جس نے ہمیں بنایا اور سہارا دیا۔

لیکن یہوواہ خدا اپنے آپ میں موجود ہے۔

نہ اس کی ابتدا تھی اور نہ اس کا کوئی انجام ہوگا۔

وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

تو یہاں "خداوند" کا مطلب یہوواہ ہے —— وہ جو ہے، وہ جو ہے —— یعنی وہ خود موجود ہے۔

وہ ثابت قدم اور غیر متزلزل ہے۔

اور لکھا ہے کہ یہوواہ زبور نگار کا نور اور نجات ہے——نور اور نجات۔

نور: الہامی روشنی اور نجات

خدا نے ابتداء میں سب سے پہلے کیا چیز پیدا کی؟

یہ نور تھا۔

پیدائش باب ۱ اور مکاشفہ کتاب کے آخری باب ۲۲ کو پڑھیں۔

وہاں کہا گیا ہے کہ خدا کے لوگ اس کے نور میں، اس کی روشنی میں رہیں گے۔

تو یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند زبور نگار کا نور ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ عبرانی ذہن میں، یہودی فکر میں، یہودی الہیات میں اور وہ درخواست کیا ہے؟

زبور نگار کی تین دعائیں

پہلا: کہ میں اپنی زندگی کے تمام دنوں میں خداوند کے گھر میں رہوں۔

یہ پہلا نکتہ ہے۔

دوسرا: کہ میں خداوند کی خوبصورتی دیکھ سکوں۔

دوسرا یہ ہے: کہ میں خداوند کی خوبصورتی اور حسن کو دیکھ سکوں۔

اور تیسرا: کہ میں اس کے مندر میں سوالات کروں۔

"سوالات کرنا" کا مطلب ہے تلاش کرنا یا سیکھنا۔

لہٰذا تیسرا نکتہ ہے: کہ خداوند کے مندر میں میں اُس سے سیکھوں، اُس سے پوچھوں، اُس کی تلاش کروں۔

تو غور کیجیے: زبور نویس کی دعا تین چیزوں کے لیے ہے:

پہلا: کہ وہ خداوند کے گھر میں رہے۔

یہاں، ''خداوند کا گھر'' مندر کے ساتھ ساتھ خداوند کی موجودگی کی بھی طرف اشارہ ہے۔

خداوند کی حضوری: پناہ، طاقت، اور سیکھنے کی جگہ

ہماری سب سے محفوظ پناہ اور طاقت کی جگہ خدا کی موجودگی ہے—چاہے وہ جسمانی مندر یا چرچ میں ہو، یا گھر پر، اپنے بستر پر، زمین پر، یا پارک میں—جہاں بھی ہم خدا کے ساتھ اکیلے ہوں۔

نقطہ یہ ہے: کہ ہم خداوند کے گھر میں رہیں—یعنی خداوند کی موجودگی میں قائم رہیں—

پاک صحیفہ پڑھ کر،

روزہ رکھ کر،

مومنین کی مثبت جماعت کے ذریعے،

ہم اپنے آپ کو خدا کی موجودگی سے جدا نہیں کرتے—یعنی اُس کے گھر سے۔

یہ نہیں کہا کہ ''صرف اتوار کو''،

بلکہ ''میری زندگی کے تمام دنوں میں''—ہر دن۔

خداوند کی خوبصورتی کی تمنا

پھر دوسرا: وہ کہتا ہے—''کہ میں خداوند کی خوبصورتی دیکھ سکوں۔''

خوبصورتی—مطلب حسن، جاذبیت۔

یہاں استعمال شدہ عبرانی لفظ ''نعمت'' ہے۔

اس کے معنیوں میں خدا کی مہربانی—الٰہی فضل بھی شامل ہے۔

لٰہذا یہاں ''خوبصورتی'' خدا کے وجود کی خوبصورتی— اُس کی مہربانی اور رحم کو ظاہر کرتی ہے— تاکہ ہم اسے محسوس کر سکیں۔

زبور 90:17 میں موسیٰ نے وہی لفظ استعمال کیا اور کہا، ''اور خداوند ہمارے خدا کی خوبصورتی ہم پر ہو۔

خیمہ میں قربانی اور حمد

جیسا کہ میں اپنے دشمنوں پر بلند ہوں گا؛
میں اُس کے خیمہ میں خوشی کے قربانیاں پیش کروں گا
میں گاؤں گا، ہاں، میں خداوند کی حمد کروں گا۔

جنگ کے بیچ میں زبور نویس کی شہادت

زبور نویس جنگ کے بیچ میں بات کر رہا ہے۔ آج دیکھیں— یوکرین اور روس کے درمیان جنگ جاری ہے۔ اسرائیل اور غزہ میں اسرائیل اور فلسطین کے لوگ ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہیں۔ پاکستان میں ہماری فوج بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کے خلاف لڑ رہی ہے۔

زبور نویس اعلان کرتا ہے، ''میں بھی بہت سی لڑائیوں میں گھرا ہوا ہوں؛ دشمن ہر طرف سے مجھے گھیرے ہوئے ہیں، پھر بھی میں ان پر غالب آؤں گا، اور خوشی کی قربانیاں پیش کروں گا؛ میں گاؤں گا، میں خداوند کی حمد کروں گا۔''

اس سے ہم سیکھتے ہیں کہ زندگی کی لڑائیوں میں فتح، اعتماد، اور تسلی ایک ہتھیار سے آتی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے— ایک بہت طاقتور ہتھیار۔ وہ ہتھیار ہے عبادت۔

عبادت— فتح کا الٰہی ہتھیار

عبادت — تعریف اور ستائش۔

بہت سے لوگ بائبل پڑھتے یا سکھاتے وقت علمی تنازعات میں الجھ جاتے ہیں، اور عقائد پر لڑائی کرتے ہیں۔ اب، صحیح عقیدہ بہت ضروری ہے۔ ہم اسے کبھی کم نہیں کر سکتے۔ لیکن یاد رکھیں: پاک صحیفہ ہمیں صرف علمی علم یا عقائد کی درستگی کے لیے نہیں دی گئی۔

مقدس صحیفے ہمیں دیے گئے تاکہ ان کے پڑھنے سے ہم خدا کو جان سکیں، اور روح القدس کی مدد اور طاقت سے، اُس کے بیٹے یسوع مسیح کی صورت میں تبدیل ہو جائیں۔

تو اگر آپ بائبل اور عبادت کے ذریعے خدا کے قریب نہیں آ رہے، اور آپ کا کردار مسیح کی مانند نہیں بن رہا، تو آپ اس ساری معلومات کا کیا کریں گے؟

دنیا میں علم کی کمی نہیں — لائبریریاں بھرپور ہیں، انٹرنیٹ میں علم وافر ہے۔ اب ChatGPT کے ذریعے آپ بہت سا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن صحیفے اور عبادت کی تعلیم، جیسا کہ ہم نے اس آیت میں دیکھا، ہمیں خداوند کی عبادت کرنے، شکر ادا کرنے، خوشی کی قربانیاں پیش کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

نقطہ یہ ہے: صحیفہ اور عبادت صرف معلومات کے لیے نہیں دی گئی بلکہ تبدیلی کے لیے دی گئی ہیں۔ لیکن ہم معلومات کے چکر میں پھنس گئے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے خلاف ویڈیوز اور پوسٹیں بناتے ہیں، درست تعلیم کے نام پر دوسروں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ پھر بھی جو چیز اکثر غائب ہوتی ہے وہ مسیح کے کردار کی ہے۔

تبدیلی عبادت کے ذریعے آتی ہے جو صحیفے میں جڑی ہو، ہمارے خدا کی تعریف اور بلندی میں۔

عبادت کی خوشبو اور نئی عہد نامے کی قربانیاں

یہ لکھا ہے، ’’میں خوشی کی قربانیاں پیش کروں گا۔‘‘ آئیں نئے عہد نامے کی طرف ــــ عبرانیوں کی کتاب میں۔ اس کے آخری باب، عبرانیوں 13:15-16 میں لکھا ہے:

’’پس اس کے ذریعہ ہمیں خدا کو ہمیشہ حمد کی قربانی پیش کرنی چاہئے، یعنی ہونٹوں کا پھل جو اس کے نام کا شکر ادا کرے۔ اور نیک کام کرنا اور دوسروں کے ساتھ شریک ہونا نہ بھولنا، کیونکہ ایسی قربانیاں خدا کو پسند ہیں۔‘‘

تو، نئے عہد نامے میں ہمیں کون سی قربانیاں پیش کرنے کو کہا گیا ہے؟

حمد کی قربانی ــــ ہونٹوں کا پھل جو اس کے نام کی تسبیح کرے۔

نیک کام ــــ مہربانی کے اعمال، محتاجوں کی مدد، دکھوں کو تسلی دینا، بیماروں کی زیارت کرنا، مشکلات میں آسانی پیدا کرنا۔

سخاوت ــــ خدا کے کام اور کلام کے لیے آزادانہ اور خوش دلی سے دینا۔

زبور 27 کی فریادی دعا اور چہرۂ رب کی تلاش

اب ہم زبور 27 کے دوسرے حصے کی طرف آتے ہیں۔ پہلے کے مقابلے میں یہ کچھ آسان ہے، کیونکہ یہ ایک دعا، ایک فریاد ہے۔

آیات 7 سے 14 ایک فریاد بناتی ہیں:

’’اے خداوند، جب میں آواز سے پکاروں تو سن؛ مجھ پر رحم فرما اور مجھے جواب دے۔‘‘

وہ کہتا ہے، ’’میرا دل تیرا چہرہ تلاش کرتا ہے۔‘‘ عبرانی میں ’’چہرہ‘‘ کا مطلب ’’موجودگی‘‘ بھی ہوتا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے: ’’میں تیرا سامنا کرنا چاہتا ہوں، اے خداوند، گویا میں تجھ سے بالکل روبرو ہوں۔‘‘

یاد رکھیں: خدا نے موسیٰ سے کہا، ’’کوئی انسان میرا چہرہ نہ دیکھے اور زندہ رہے۔‘‘ موسیٰ نے خدا کی

پشت دیکھی۔ لیکن جیسے جیسے خدا خود کو ظاہر کرتا ہے، اُس کی موجودگی زیادہ واضح ہوتی جاتی ہے۔

پھر زبور نویس کہتا ہے (آیت 8): ''جب تو نے کہا، میرا چہرہ تلاش کرو؛ میرا دل تجھ سے کہا، خداوند تیرا چہرہ تلاش کروں گا۔''

خیال رکھیں: عبرانی مذہبی نظریہ میں ''دل'' پورے شخص کی نمائندگی کرتا ہے—اُن کے خیالات، جذبات، مرضی—انسان کی اصل گہرائی۔ اپنی روح کی گہرائی سے وہ کہتا ہے: ''میری جان تیرا چہرہ دیکھنے کی تمنا رکھتی ہے۔''

پھر وہ دعا کرتا ہے:

''اپنا چہرہ مجھ سے نہ چھپانا؛ اپنا خادم غصے میں نہ چھوڑ؛ تُو میری مدد رہا ہے۔''

باپ اور ماں کی جدائی اور خداوند کی حضوری

آیت 10 بہت معنی رکھتی ہے

''جب میرا باپ اور میری ماں مجھے چھوڑ دیں گے، تب بھی خداوند مجھے اٹھائے گا۔''

اس کا کیا مطلب ہے؟

اس کے دو ممکنہ معانی ہیں: 4 اگر میرے اپنے والدین بھی میرے خلاف ہو جائیں، اگر وہ مجھے چھوڑ دیں، خداوند—یہوواہ—مجھے اٹھائے گا۔ یاد رکھیں، یسوع نے متی کی انجیل میں کہا کہ اپنی خاطر ''باپ بیٹے کے خلاف اور بھائی بھائی کے خلاف ہو گا۔'' (متی 10)

لہٰذا اگر راستبازی کی وجہ سے میرے والدین مجھے چھوڑ بھی دیں، خداوند مجھے قبول کرے گا، کیونکہ وہ ہم سب کا آخری باپ اور ماں ہے. کچھ مفسرین کہتے ہیں کہ یہ موت کی طرف اشارہ ہے—جب میرے والدین اس دنیا سے رخصت ہو جائیں اور مجھ سے جدا ہو جائیں، خداوند مجھے قبول کرے گا۔

BGM BIBLE COLLEGE
BETHUEL GOSPEL MINISTRIES
Since 2021
Empowering Kingdom Leaders

عبرانی اصل میں کہتا ہے، ''خداوند مجھے قبول کرے گا'' — وہ مجھے گلے لگائے گا، مجھے اپنے گھر میں لے جائے گا۔

الٰہی رہنمائی کی دعا اور اس کے چار ذریعے

پھر آیت 11 میں وہ رہنمائی کی دعا کرتا ہے:

''مجھے تیرا طریقہ سکھا، اے خداوند، اور مجھے سیدھے راستے پر چلا۔''

یہ آپ اور میرے لیے روزانہ چیلنج ہے — ہر دن خدا کی رہنمائی تلاش کرنا۔

خُداوند یسوع مسیح — نور اور نجات

"میں دنیا کا نور ہوں۔"

اور جب وہ پیدا ہونے والے تھے، تو ان کے بارے میں کہا گیا:

"تم اس کا نام یسوع رکھو گے، کیونکہ وہ اپنی قوم کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔"

تو، نئے عہد کے مومنوں کے طور پر، خداوند یسوع مسیح ہمارا نور اور نجات ہے —

روحانی حملوں، لڑائیوں، اور خطرات میں،

اور جسمانی جنگوں، حملوں، اور خطرات میں بھی۔

خُوف سے آزادی — خُداوند کی پناہ

"کس کا میں خوف کروں؟" یہاں لفظ "خوف" سے مراد دہشت ہے۔

کیونکہ خداوند میرا نور اور میری نجات ہے، میں خوفزدہ نہیں ہوں گا۔ پھر لکھا ہے، "خداوند میری زندگی کی پناہ گاہ ہے۔"

پناہ گاہ—"پُشتہ "ایک قدیم لفظ ہے۔اس کا مطلب انگریزی میں "fortress" یعنی قلعہ ہے
—ایک محفوظ پناہ۔
"کس سے میں ڈروں؟"قدیم زمانے میں یہ تھا: شہروں کے ارد گرد بڑی دیواریں بنائی جاتی تھیں۔
اگر آپ آج لاہور کے پرانے شہر کو دیکھیں—وہاں بارہ دروازے اور دیواریں ہیں۔
جب یہ قدیم شہر بنایا گیا، تو ان دیواروں کی تعمیر ہوئی اور بڑے دروازے لگائے گئے۔
اندر اگر آپ دیکھیں تو شاہی قلعہ ہے—شاہی قلعہ کیا ہے؟ وہ "پُشتہ " ہے،
وہ قلعہ ہے، پناہ گاہ ہے۔ایسی دیواروں کی تعمیر کو انگریزی میں "fortification" کہتے ہیں—
"پُشتہ بندی"۔

قدیم قلعہ بندیاں اور بائبلی تناظر

تو قدیم زمانے میں، قدیم مشرق وسطیٰ کے علاقے—جہاں بائبل مقدس لکھی گئی اور یہ واقعات پیش
آئے—
لوگ دشمن کی فوجوں سے بچاؤ کے لیے قلعے اور دیواریں بناتے تھے۔ وہ مضبوط قلعے قائم کرتے تھے،
اور اکثر جب دشمن کی فوجیں شہر کو گھیر لیتی تھیں اور کھانے پینے کی چیزیں بند کر دیتیں، تو شہری اندر
خوراک اور پانی ذخیرہ کر لیتے تھے۔
تاکہ اگر طویل جنگ لڑنی پڑے تو زندہ رہ سکیں۔
۲ بادشاہوں ۵:۱۷ میں لکھا ہے کہ سامریہ شہر دشمن کے قبضے میں تین سال کی محاصرے کے بعد آ
گیا۔
تین سال تک دشمن کی فوجوں نے محاصرہ کیا، اور وہ اندر محفوظ رہے۔ لیکن آخرکار،
ان کا کھانا، پانی اور وسائل ختم ہو گئے، اور دشمن کی فوجیں اندر داخل ہو گئیں۔

زبور نگار کا اعلانِ ایمان

زبور نگار کہتا ہے، چاہے کتنے بھی دشمن مجھے گھیر لیں، میرا خدا میری زندگی کا قلعہ ہے۔ حمد للہ!
اسی لیے، میں کسی چیز سے نہیں ڈروں گا۔

خُدا کی دوہری فتح

پھر آیت ۲ دیکھیں:
جب بدکار — میرے مخالف اور دشمن — میرے اوپر آ کر میرے گوشت کو کھانے آئے،
تو وہ لڑکھڑا گئے اور گر گئے۔
جہاں کہا گیا ہے کہ بدکار — میرے دشمن — "میرے اوپر آئے"،
اس کا مطلب ہے جب وہ میرے قریب آئے، میرے قریب پہنچے، اور میرے اوپر کھڑے ہو کر کیا کرنا چاہتے تھے؟
کہا گیا "میرے گوشت کو کھانے کے لیے" — ایسی شدید اور سنگین زبان استعمال کی گئی ہے۔
اس کا مطلب ہے کہ وہ میرے جسم پر تلواروں سے وار کرنے آئے، میری جلد کو کاٹنے،
مجھے پھاڑنے کے لیے آئے۔ وہ آئے، آگے بڑھے، قریب آئے۔
لیکن وہ لڑکھڑا گئے اور گر گئے۔
یہاں ایک بہت دلچسپ بات ہے: عبرانی زبان میں "وہ آئے" کے لیے ایک فعل ہے،
لیکن دشمن کی شکست کے لیے دو فعل استعمال کیے گئے ہیں — "وہ لڑکھڑا گئے" اور "گر پڑے"۔
یا اسے اس طرح ترجمہ کیا جا سکتا ہے: وہ لڑکھڑے گئے — پہلا فعل — اور وہ گر پڑے — دوسرا فعل۔

انہوں نے مجھ پر ایک ہی حملہ کیا، لیکن خدا نے انہیں دوہری شکست دی—
دوہری شکست! لکھا ہے کہ وہ گر پڑے۔

زبور ۲۰ کی گواہی

اگر آپ زبور ۲۰ کی آیت ۸ پڑھیں تو وہاں بھی زبور نگار گرنے کے بارے میں لکھتا ہے:
"وہ جھکے اور گر پڑے"—یعنی ان کی لڑکھڑاہٹ ان کے جھکنے کا مظہر بھی تھی،
اور ان کا گرنا ان کی شکست کی علامت تھی۔
تو، دشمن کا منصوبہ میرے خلاف ناکام ہو گیا۔

موجودہ زمانے میں زبور کی حقیقت

اگر آج آپ اپنی زندگی میں کسی قسم کی لڑائیوں کا سامنا کر رہے ہیں—جسمانی، روحانی، نفسیاتی، جذباتی، خاندانی—تو مسلسل یہ اعلان کرتے رہیں:
خداوند تمہارا نور ہے۔ خداوند تمہاری نجات ہے۔
خداوند تمہاری زندگی کی پناہ گاہ ہے—ایک قلعہ، ایک محفوظ پناہ۔
تمہیں کسی چیز کا خوف یا دہشت محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے،
کیونکہ اگر دشمن تم پر حملہ کرے، خدا اسے دوہری شکست دے گا،
وہ اسے زمین پر گرا دے گا اور شکست دے گا!

دلیری اور پُر اعتماد ایمان

اس کے بعد کہا گیا: اگرچہ ایک فوج میرے خلاف محاصرہ کرے—یعنی، چاہے کوئی لشکر مجھے گھیر لے اور محاصرہ کرے،

قدیم زمانے میں جب فوجیں لڑائی کے لیے جاتی تھیں—اور آج بھی کسی حد تک—
اگرچہ اب وہ زیادہ بَریکر زبناتے ہیں—اس وقت وہ خیمے لگا کر دشمن کے شہر کے باہر ٹھہرتے تھے۔
کھلے میدانوں میں یا قلعوں کے باہر۔

وہ کہتے ہیں: چاہے دشمن میرے ارد گرد خیمے لگائے، میرا دل نہیں ڈرے گا۔

اگر میرے خلاف جنگ چھڑ جائے، تو میں پُراعتماد رہوں گا۔

"پُراعتماد رہوں گا" کا مطلب ہے کہ میں پکا یقین رکھوں گا۔

یہ ترجمہ یہاں کافی پرانی اردو استعمال کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں پراعتماد رہوں گا۔

میرا اعتماد خداوند پر قائم رہے گا۔

ایمان کی تین بنیادیں

اور اس اعتماد اور حوصلے کی بنیاد کیا ہے؟ تین باتیں:

پہلی: خداوند زبور نگار کا نور ہے۔

دوسری: خداوند زبور نگار کی نجات ہے۔

تیسری: خداوند زبور نگار کی محفوظ پناہ گاہ ہے۔

تو، خداوند کی وجہ سے اور زبور نگار کے خداوند پر اعتماد کی بنا پر
اسے ہمت دی گئی ہے۔

حزقیاہ کی مثال اور اُمید

۷۰۱ قبل مسیح میں، نبی حزقیاہ کے زمانے میں، آشوری فوج نے یہودیہ پر حملہ کیا۔

اس وقت یہودیہ کا بادشاہ حزقیاہ تھا۔ اس نے خدا پر اعتماد رکھا، اور سنحریب کی آشوری فوجیں یروشلم کے

ارد گرد خیمے لگائے۔
لیکن بادشاہ حزقیاہ اور یہودی قوم خداوند پر اعتماد رکھتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ یروشلم کی حفاظت میں کامیاب رہے۔
اسی طرح، اگر آپ اور میں خداوند پر اعتماد کریں، تو بالکل بادشاہ حزقیاہ اور بادشاہ داؤد کی طرح، ہم بھی نہیں گریں گے۔

دُعائیہ آرزو اور روحانی تعلیم

پھر آیت ۴ سے ۶ تک —— ان میں وہ خداوند پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور اپنی دعا کا ذکر کرتا ہے۔
وہ کہتا ہے: میں نے خداوند سے ایک چیز طلب کی ہے —— اور میں اسی کی طلب کروں گا۔
یہ درخواست میں نے کی ہے —— میں اس کی تکمیل کے لیے دعا کرتا رہوں گا۔ اب آیئے آخری آیت پر غور کریں۔

انتظار میں قوت

کچھ لوگوں کا یقین ہے کہ یہاں خدا زبور نویس سے مخاطب ہے؛ جبکہ دوسروں کا ماننا ہے کہ زبور نویس، الٰہی رہنمائی کے تحت، خود اپنے دل سے مخاطب ہے۔
مگر بات وہی اہم رہتی ہے:
"خُداوند کا انتظار کر؛ مضبوط ہو، اور وہ تیرے دل کو تقویت بخشے گا؛ ہاں، کہتا ہوں، خُداوند کا انتظار کر۔"
عبرانی میں یہ لکھا ہے: "یہوواہ کے لیے انتظار کر۔"
ایک کہاوت ہے: "انتظار موت سے زیادہ مشکل ہے۔"
اور سچ ہے کہ اکثر انتظار کرنا سب سے کٹھن عمل ہوتا ہے۔

لیکن زبور نویس تمہیں اور مجھے سکھاتا ہے:

خُداوند کے انتظار کرنا سیکھو۔

عبرانی تصور میں یہاں "انتظار" کا مطلب تھکا دینے والا یا نا امید کن انتظار نہیں،

بلکہ اُمید کے ساتھ، توقع کے ساتھ انتظار کرنا ہے۔

بات یہ ہے:

خُداوند کا انتظار اُمید کے ساتھ کرو۔

اور اُس کا کیا نتیجہ ہو گا؟

"وہ تیرے دل کو تقویت بخشے گا۔"

یعنی، وہ تیرے دل، تیری زندگی، اور تیرے پورے وجود میں قوت ڈالے گا۔

عملی چیلنج

پس، اے بھائیو اور بہنو، میں تمہیں چیلنج دیتا ہوں:

اس زبور کو زبانی یاد کرو۔

اگر پورا زبور نہیں، تو کم از کم اس کی پہلی چھے آیات۔

اور جب کبھی اندھیرا تمہاری زندگی میں داخل ہو،

تو ان الفاظ کا اعلان کرنا شروع کرو:

"خُداوند میری روشنی اور میری نجات ہے—مجھے کس کا خوف؟

خُداوند میری زندگی کا طاقت ہے—مجھے کس کا ڈر؟"